171308-طواف کے چکروں میں شک اور دونوں اقوال میں جمع کرنا

سوال

طواف کے چکروں میں اگر شک ہوجائے تو اس کے حکم کے متعلق میں نے دو رائے کا مطالعہ کیا ہے :

پہلی رائے یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو دوران طواف چکروں میں شک ہوجائے کہ آیا اس نے چھ یا سات چکر لگائے ہیں تو وہ شک کو ختم کرنے کے لیے ایک اور چکر لگائے تاکہ شک کی بجائے یقینی طور پر سات چکر ہوجائیں لیکن اگر اسے طواف کرنے کے بعد شک ہو تو یہ شک شیطان کی جانب سے ہے اور اس کا طواف صحیح ہوگا اور اس پر کچھ لازم نہیں آتا.

ماخوذ از : فتاوی ابن باز رحمہ اللہ.

دوسری رائے یہ ہے کہ : امام مالک رحمہ اللہ مروی ہے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت ادا کرنے جائے اور اسے شک پیدا ہو تو وہ واپس جا کر جتنے چکروں میں شک ہوا ہے وہ پورے کرے، اور پھر جا کر دوبارہ دو رکعت ادا کرے اور پہلی دو رکعت معتبر نہیں ہونگی.

کیونکہ طواف کی رکعتیں تو طواف مکمل ہونے کے بعد ہی کفائت کرتی ہیں.

موطا امام مالک حدیث نمبر (266).

برائے مہربانی یہ بتائیں کہ ان دونوں اقوال میں جمع کیسے کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

شک دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا :

پہلی حالت :

شک عبادت کے درمیان پیدا ہو تو اس
حالت میں کم از کم پر بنا کرتے ہوئے باقی کو مکمل کیا جائیگا، مثلا اگر کسی شخص کو
دوران طواف شک ہو کہ آیا اس نے پانچ یا چھ چکر لگائے ہیں تو کم یعنی پانچ پر بنا کی
جائیگی کیونکہ پانچ چکر تو یقینی ہیں اور چھٹے میں شک ہے.

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ فرمان ہے کہ :

"جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک
ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کتنی نماز کی ہے آیا اس نے تین رکعت ادا کی ہیں یا چار
رکعت تو وہ شک کو ختم کرکے یقین پر بنا کرے"

صحیح مسلم حدیث نمبر(888).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اگر طواف کے چکروں کی تعداد
میں شک ہو جائے تو یقین پر بنا کی جائے گی.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہم نے جن اہل علم سے علم حاصل کیا
ہے ان سب کا اس پر اتفاق ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ عبادت ہے جب اس میں شک ہو جائے
تو نماز کی طرح اس میں بھی یقین پر بنا کی جائیگی" انتہی

دیکھیں : المغنی(187/3).

دوسری حالت :

عبادت کے بعد شک پیدا ہو تو صحیح قول
کے مطابق اس کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا، کیونکہ اس میں عبادت نقص سے سلیم ہے،
اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے لیے وسوسہ کا دروازہ نہ کھولے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"لیکن جب طواف کے بعد شک پیدا ہو تو
مالکیہ کے سوا جمہور علماء کے ہاں اس کی طرف التفات نہیں کیا جائیگا، اور احناف نے
شک کی عبارت کا اطلاق کیا ہے... انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(125/29
).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے
ہیں :

" عبادت ختم ہونے کے بعد شک معتبر
نہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ : اگر طواف کے چکروں میں کسی کو شک ہو جائے کہ آیا اس نے پانچ
یا چھ چکر لگائے ہیں تو ہم کہیں گے اگر اسے دوران طواف ہی شک ہوا ہے تو جس میں اسے
شک ہے وہ پورا کرے اور معاملہ ختم ہو جائیگا.

اور اگر اسے طواف ختم کرنے کے بعد شک
پیدا ہوا اور وہ کہے کہ : اللہ کی قسم مجھے علم نہیں میں نے چھ چکر لگائے یا سات ؟

اس شک کا کوئی اعتبار نہیں، بلکہ یہ
شک بیکار ہے اسے سات چکر شمار کریگا.

انسان کے لیے یہ قاعدہ اور اصول مفید
ہے کہ اگر اسے شکوک میں کثرت ہو تو وہ ان شکوک کی طرف التفات مت کرے، اور اگر عبادت
ختم کرنے کے بعد اسے شک پیدا ہو تو بھی اس شک کی طرف کوئی دھیان نہ دے، مگر یہ کہ
اسے یقین ہو جائے، اور جب یقین ہو تو پھر نقص کو پورا کرنا واجب ہے " انتہی

ماخوذ از : فتاوی نور علی الدرب.

واللہ اعلم.